

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

استفتاء

1

اشتہار شائع کر کے اور لوگوں کو دعوت دیکر شیخ کے ساتھ اجتماعی اعتکاف کا طریقہ قابل اجتناب ہے

محترم جناب حضرت مفتی صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ایک سوال خاص اہمیت کے پیش نظر جناب والا کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے،
آجنگاہ کی تحریر پوری توقع ہے کہ سب کے لئے باعث تشفی ہوگی اگرچہ آپ کی گراں قدر مصروفیات کا احساس
بھی دامن گیر ہے مگر آن محترم کے قلم کو اللہ تعالیٰ نے اعتبار خاص عطا کیا ہے اس لئے زحمت دی جا رہی ہے۔
عرض یہ ہے کہ آجکل مشائخ عصر کا ایک طبقہ رمضان کے آخری عشرے میں اجتماعی اعتکاف کا اہتمام کرتا
ہے جس میں لوگوں کی بڑی تعداد اکٹھی ہوتی ہے، اس کے لئے تداعی کی مختلف صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، مثلاً
اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں ان کو اخبارات اور وائسپ سے پھیلا یا جاتا ہے، مختلف انداز سے ترغیب دی
جاتی ہے، انفرادی اعتکاف کی بہ نسبت اجتماعی اعتکاف کے فائدے گنوائے جاتے ہیں، بسا اوقات دیکھا جاتا
ہے کہ محلے کی مساجد میں سنت علی الکفایہ کے لئے بھی معتکف مشکل سے ملتا ہے کیوں کہ اہل محلہ بھی اسی بتعینہ
مسجد کا ہی رخ کرتے ہیں، پھر اہل ثروت کو اس کے اخراجات کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، مصارف کے لئے
مختلف تدابیر ہوتی ہیں۔

اس کی مستقل ایک خاص حیثیت بن گئی ہے، اس میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے، اس کی اہمیت کے لئے

کہا جاتا ہے کہ مریدین کو اپنے شیخ کی صحبت میں رہنے کا موقع مل جاتا ہے جس کی ضرورت اپنی جگہ ہے مگر موجودہ صورت حال میں اس مرتبہ شکل کے اجتماعی اعتکاف کے مالہ و ماعلیہ کو دیکھتے ہوئے حکم شرعی کیا ہوگا؟ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ آج جو صورت حال ہے وہ سامنے ہے، آئندہ مزید کیا کیا ہوگا اور پھر وہ سب دین کا حصہ قرار پائے گا جیسا کہ دیگر بعض چیزوں میں غلو کا صاف مشاہدہ ہو رہا ہے۔ اس لئے بعض علماء اجتماعی اعتکاف کی بہت کڑائی کو بدعت کہتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ نفلی کام کو مخصوص حیثیت سے مداعی کے ساتھ کرنے کے حال و مال کے پیش نظر کیا حکم ہوگا؟
تحریر فرمادیں۔ عین کرم ہوگا۔

2

والسلام مع الاحترام

احمد سعد قاسمی

۱۹ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب حامدًا ومصلياً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفلی عبادات میں شریعت کا مزاج یہ ہے کہ ہر شخص اپنی عبادت تنہا طور پر یکسوئی سے ادا کرے، اس کو اجتماعی صورت میں ادا کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اگر اجتماعی شکل کو ضروری یا زیادہ ثواب کا موجب سمجھا جائے تو یہ بدعت بن جاتا ہے۔ اسی لئے فقہاء کرام نے نفلی نماز کو مداعی کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کو مکروہ فرمایا ہے۔

اعتکاف ایک نفلی عبادت ہے، اور انفرادی طور پر ادا کیا جاتا ہے، یہی متواتر چلا آ رہا ہے۔ لہذا اس کو اجتماعی شکل دینے کے لئے اشتہار شائع کرنا، پھر اہل خیر حضرات کو ان کی دعوت کی طرف متوجہ کرنا مزاج

شریعت سے میل نہیں کھاتا، اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو بعد میں اس میں غیر شرعی امور کے داخل ہونے کا قوی اندیشہ ہے، اس لئے قابل اجتناب ہے۔

نیز اپنے محلے کی مسجد کا حق دوسری مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے، دوسرے محلے یا دوسرے شہر میں جا کر اعتکاف کرنے کے بجائے اپنے محلے کی مسجد میں ثواب زیادہ ہے، اس لئے ہر شخص کو اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہئے۔

البتہ اگر کوئی شخص لازم اور ضروری سمجھے بغیر اس نیت سے اپنے شیخ کی مسجد میں اعتکاف کرے کہ کچھ دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملے اور ان کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہو تو اس مقصد کے لئے ان کی مسجد میں اعتکاف کرنا ممنوع نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی درحقیقت انفرادی عبادت ہی ہوگی، اگرچہ صورتہ اجتماع کی شکل ہوگی۔ اس کی نظیر نماز کے بعد کی دعا ہے کہ یہ اصلاً انفرادی دعا ہے لیکن ہر شخص جب انفرادی طور پر دعا کرتا ہے تو ضمنی طور پر اجتماع کی شکل بن جاتی ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس مقصد کے لئے اشتہار شائع کرنا، لوگوں کو اعتکاف کے عنوان سے دعوت دینا، یا کھانے پینے کی دعوتوں کا اہتمام کرنا اور اہل خیر کو اس کی طرف متوجہ کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ ان باتوں کا اہتمام ہونے لگے تو متعلقہ شیخ پر لازم ہے کہ اپنے متعلقین کو ان امور کے مفاسد بتلا کر ان سے روک دے تاکہ آئندہ زمانہ میں مفاسد کا سد باب ہو سکے۔

الدر المختار (۴۸/۲)

(ولا یصلی الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی، بأن یقتدی أربعة بواحد کما فی الدرر، ولا خلاف فی صحة الاقتداء اذ لا مانع نهر. فی الشامیة : مطلب فی کراهة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی و فی صلاة الرغائب.

(قولہ ای یکرہ ذلک) أشار الی ما قالوا من أن المراد من قول القدوری فی مختصره لا یجوز الکراهة لا عدم أصل الجواز، لكن فی الخلاصة عن القدوری أنه لا یکره، وأیدہ فی الحلیة بما أخرجہ الطحاوی عن المسور بن مخرمة، قال: دفنا أبابکر. رضی اللہ عنہ. لیلا فقال عمر. رضی اللہ عنہ. انی لم أوتر، فقام و صفنا وراءه فصلی بنا ثلاث رکعات

لم یسلم الا فی آخرهین ، ثم قال : ویمكن ان یقال : الظاهر ان الجماعة فیہ غیر مستحبة ، ثم ان كان ذلك أحياناً كما فعل عمر كان مباحاً غیر مکروه ، و ان كان علی سبیل المواظبة كان بدعة مکروهة لأنه خلاف المتوارث ، وعلیه یحمل ما ذکره القدوری فی مختصره ، وما ذکره فی غیر مختصره تحمیل علی الأول ، والله أعلم اهـ .

(قوله علی سبیل التداعی) هو أن یدعو بعضهم بعضاً كما فی المغرب ، وفسره الروانی بالكثرة وهو لازم معناه . والله اعلم بالصواب .

4

الجواب صحیح

بند محمد رفیع عثمانی مفتی مدنی

۱۳-۸-۲۰۲۲ م

محمد
(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳ شعبان ۱۴۴۳ھ

۶ مارچ ۲۰۲۳ء



الجواب صحیح

بند محمد رفیع عثمانی مفتی مدنی

۱۳-۸-۲۰۲۲ م

